مولوی ابومعاویہ محمد فقیر اللہ رحمانی

اک چراغ اور بجھا

مولانا عبدالخالق چوہان رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالخالق چوہان اسلام آباد نزد بدلی شریف ضلع رحیم یار خاں میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے والد صاحب کا نام واحد بخش تھا جو کہ کاشتکاری کے ساتھ منسلک تھے۔ انھوں نے اپنی ملکیتی زمین پر مسجد و مدرسہ تعمیر کیا اور مولانا عبدالغنی جابروی صاحب کو اپنے مدرسہ میں مدرس کی حیثیت سے مقرر کیا مولانا عبدالخالق صاحب اور ان کے بڑے بھائی مولوی جان محمد مرحوم نے اپنے اسی مدرسہ میں مروجہ درس نظامی تک تعلیم حاصل کی۔

اہلیان بستی اسلام آباد کا مولانا جاجروی سے اختلاف ہو گیا اور مولانا جاجروی مرحوم رحیم یار خان منتقل ہو گئے تو مولوی جان محمد اور مولانا عبدالخالق نے اپنے مدرسہ میں تعلیم کا کام جاری رکھا۔ مولانا عبدالخالق صاحب بڑے متحمل مزاج اور انتظامی امور کو خوش اسلوبی سے نبھانے والے انسان تھے۔ اس لیے ہمہ وقت مدرسہ کی تعمیر اور تعلیم کے لیے کوشاں رہے۔ چونکہ یہ مدرسہ ایک پسماندہ علاقہ کی ایک چھوٹی سی بستی میں قائم تھا اس لیے یہاں پر باہر سے طلباء کی امداد اور ان کی رہائش و خوراک کا ایک مسئلہ تھا۔ لیکن مولانا کی خصوصی توجہ اور کوشش کے ساتھ کراچی تک کے طلباء یہاں پڑھتے رہے اور مولانا ان طلباء کی تعلیم و رہائش و خوراک کا خاص انتظام کرتے رہے۔ مدرسہ کے طلباء کی سہولت کے لیے مولانا ہی کی سعی سے اس بستی میں بجلی آئی۔ مولانا عبدالخالق صاحب کچھ عرصہ میرے شاہ تحصیل صادق آباد کے مدرسہ میں بھی پڑھاتے رہے پھر شہزاد کالونی صادق آباد میں ایک مسجد میں خطیب و امام مقرر ہوئے کچھ عرصہ وہاں کام کیا۔ جب مسجد کے متولی کو معلوم ہوا کہ مولانا صاحب احراری ہیں اور جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق ہے تو انھوں نے کہا کہ اگر اس مسجد میں رہنا ہے تو اپنے اس تعلق کو ختم کرو۔ لیکن مولانا صاحب نے مسجد کی خطابت و امامت چھوڑ دی اور حضرت بخاری صاحب کے تعلق کو قائم رکھا۔ آپ مولانا حضرت ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سچے فدائی و شیدائی تھے۔ جماعت کا فارم پر کیا تو پھر جماعت کے ہی ہو کے رہے۔ علاقے میں حضرت شاہ صاحبان کے پروگراموں میں شرکت کرتے اور اپنے مدرسہ میں حضرت بخاری صاحبان کا سالانہ پروگرام بھی باقاعدگی سے کراتے۔ ایک دفعہ حضرت الامام سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ پروگرام پر آپ حضرت قدس سرہ کے ہاں رسید بک ختم ہو گئی۔ آپ نے عطیہ دہندگان کی فہرست بنالی اور فرمایا کہ ملتان جا

کر بقیہ رسیدیں بھیج دونگا۔ چنانچہ آپ حضرت نے ملتان سے مولانا عبدالخالق صاحب کے ڈاک پتے پر رسیدیں بھیج دیں۔ مولانا صاحب سے سستی ہوگئی اور رسیدیں مطلوبہ افراد تک نہ پہنچ سکیں۔ کچھ عرصہ بعد حضرت بخاری صاحب جب پھر تشریف لائے تو مولانا عبدالخالق صاحب سے دریافت فرمایا کہ رسیدات مطلوبہ اشخاص تک پہنچائی تھیں؟ مولانا نے عرض کیا کہ حضرت رسیدوں کی ہمیں ضرورت نہیں ہوتی اور ہر ایک شخص نے براہ راست آپ کو خود رقم دی تھی اس میں شک والی کونسی بات ہے۔ حضرت بخاری صاحب نے برہمی کا اظہار کیا اور ایک مفوضہ ذمہ داری کو نبھانے کی تلقین فرمائی۔ اس پر مولانا نے کوئی ناگواری کا اظہار نہ کیا بلکہ اعتماد میں اور پختگی آئی اور ذمہ داری کو نبھانے کا سبق بھی حاصل ہوا۔

مولانا صاحب بدلی شریف اور بستی اسلام آباد کی جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور اس ذمہ داری کو احسن طریقہ سے نبھایا ۲۰۱۱ء میں مولانا کو ایک ٹریفک حادثہ پیش آیا جس سے آپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی کافی عرصہ ہسپتال میں زیر علاج رہے لیکن آپ کی ٹانگ درست نہ ہوئی وقفہ وقفہ سے پانچ مرتبہ آپ کی ٹانگ کا اپریشن ہوا لیکن صحت نہ ہوئی اور مولانا مستقل معذور ہوگئے۔ اس معذوری کے باوجود آپ جماعت کے ربیع الاول کے سالانہ پروگرام چناب نگر مع شاگردان کے شریک ہوتے۔ اس معذوری کے سبب اس آپ مستقل بیٹھ کر نہ پڑھا سکتے تھے لیکن پھر بھی اپنے گھر پر دو چار بچوں کو سبق دیتے رہے آپ کا ایک صاحبزادہ رحیم یار خان منتقل ہوا تو وہ آپ کو ساتھ لے گیا اور وہاں پر اپنا تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

انسان کی زندگی عارضی اور ختم ہونے والی ہے آپ پر مورخہ ۷؍ستمبر کو بعد نماز فجر گھر پر ہی فالج کا حملہ ہوا اور فوری طور پر آپ کو ہسپتال لے جایا گیا ڈاکٹر نے چیک اپ کیا تو معلوم ہوا کہ دماغ کی رگ پھٹ گئی ہے۔ علاج شروع ہوا لیکن مورخہ ۸؍ستمبر کو پانچ بجے صبح آپ کا وقت مقرر تھا۔ فرشتہ اجل آ گیا اور آپ کی روح پرواز کرگئی۔ بعد نماز عصر اپنے آبائی گاؤں اور اپنے مدرسہ میں ہی آپ کے قریبی عزیز مولانا عبدالمجید صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ جبکہ بانچی شریف سندھ کے سجادہ نشین بھی جنازہ میں شریک ہوئے اور اپنے قبرستان میں دفن کر کے اللہ کے سپرد کر دیا گیا۔ علاقہ بھر سے جماعتی احباب و متعلقین نے جنازہ میں شرکت کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کارکنانِ احرار کی فرقت میں خصوصی طور پر جماعتی لحاظ سے میں تو بے سہارا ہوتا جا رہا ہوں، لیکن جو دم حیاتی ہے اور جتنا چل پھر سکتا ہوں وہ احرار کے لیے ہی ہے۔

☆......☆......☆